13480 ـ رمضان المبارك كى خصوصيات

سوال

رمضان المبارك كى خصوصيات كيا ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ماه رمضان عربى باره مہينوں ميں سے ايك مہينہ ہے، اور دين اسلام ميں يہ مہينہ عظيم الشان قدر و منزلت ركھتا اور باقى سب مہينوں سے اسے بہت سارے خصائص حاصل ہيں جن ميں سے چند ايك خصوصيات ذيل ميں بيان كى جاتى ہيں:

1 ـ اللہ سبحانہ و تعالى نے اس ماه مبارك كے روزے ركھنا دين اسلام كا چوتھا ركن قرار ديا ہے، جيسا كہ ارشاد بارى تعالى ہے:

ماه رمضان وه مہينہ ہے جس ميں قرآن مجيد نازل كيا گيا جو لوگوں كے ليے ہدايت كا باعث ہے اور اس ميں راه ہدايت كى واضح نشانياں ہيں، اور فرقان ہے، اس ليے جو كوئى بھى ماه رمضان كو پا لے تو وه اس ماه كے روزے ركھے البقرة (185).

اور صحيح بخارى اور صحيح مسلم ميں ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اسلام كى بنياد پانچ اشياء پر ہے: اس بات كى گواہى دينا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كےعلاوه كوئى معبود برحق نہيں، اور يقينا محمد صلى اللہ عليہ وسلم اللہ كے بندے اور اس كے رسول ہيں، اور نماز كى پابندى كرنا، اور زكاة ادا كرنا، اور رمضان المبارك كے روزے ركھنا، اور بيت اللہ كا حج كرنا "

صحيح بخارى حديث نمبر (8) صحيح مسلم حديث نمبر (16).

2 ـ اللہ سبحانہ و تعالى نے اس ماه مبارك ميں قرآن مجيد نازل كيا ہے، جيسا كہ مندرجہ بالا آيت ميں فرمان بارى تعالى ہے:

رمضان المبارك وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا ہے جو کہ لوگوں کے لیے باعث ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کی نشانیاں ہیں اور فرقان ہے البقرۃ (185).

اور دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہیں:

یقینا ہم نے اس قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے .

3 ـ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس ماہ مبارك میں لیلۃ القدر رکھی ہے جو کہ ایك ہزار مہینوں سے افضل و بہتر ہے، جیسا کہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں ہے:

یقینا ہم نے اس قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے، تجھے کیا علم کہ لیلۃ القدر کیا ہے، لیلۃ القدر ایك ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں ہر کام کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور جبریل اترتے ہیں، یہ رات سراسر سلامتی والی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تك رہتی ہے القدر (1- 5).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

یقینا ہم نے اس قرآن مجید کو بابرکت رات میں نازل کیا ہے بیشك ہم ڈرانے والے ہیں الدخان (3).

اللہ سبحانہ و تعالی نے رمضان المبارك کو لیلۃ القدر کے ساتھ فضیلت دی ہے، اور لیلۃ القدر کی قدر و منزلت بیان کرنے کے لیے سورۃ القدر نازل ہوئی، اور بہت ساری احادیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہیں جن میں سے چند ایك ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تمہارے پاس وہ بابرکت مہینہ آ رہا ہے جس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کیے ہیں، اس میں آسمان کے دروزے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور سرکش شیطانوں کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے، اللہ کے لیے اس میں ایك رات ہے جو ایك ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو بھی اس رات کی خیر سے محروم ہو گیا تو وہ محروم ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2106) مسند احمد حدیث نمبر (8769) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (999) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ایك دوسری روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی لیلۃ القدر کا ایمان اور اجروثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1910) صحیح مسلم حدیث نمبر (760).

4 ـ اللہ سبحانہ و تعالی نے رمضان المبارك میں ایمان اور اجروثواب کی نیت سے روزے رکھنا اور قیام کرنے کو گناہوں کی بخشش کا سبب بنایا ہے؛ جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی رمضان المبارك میں ایمان اور اجروثواب کی نیت سے روزے رکھے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2014) صحیح مسلم حدیث نمبر (760).

اور ایك حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی رمضان المبارك کا ایمان اور اجروثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2008) صحیح مسلم حدیث نمبر (174).

مسلمانوں کا اجماع ہے کہ رمضان المبارك کی راتوں میں قیام کرنا سنت ہے، امام نووی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے یعنی نماز تراویح سے قیام اللیل کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے.

5 ـ اس ماہ مبارك میں اللہ سبحانہ و تعالی جنتوں کے دروازے کھول دیتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں بند کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب رمضان المبارك شروع ہو جاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے اور شیطانوں کو ونجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1898) صحیح مسلم حدیث نمبر (1079).

6 ـ رمضان المبارك كى ہر رات اللہ سبحانہ و تعالى كچھ لوگوں كو جہنم كى آگ سے آزاد كرتے ہيں:

ابو امامہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ہر افطارى كے وقت اللہ تعالى كے ليے كچھ آزاد ہوتے ہيں "

اسے امام احمد نے مسند احمد (5 / 256) ميں روايت كيا ہے، امام منذرى رحمہ اللہ نے اس كى سند كو لاباس كہا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الترغيب حديث نمبر (987) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور بزار نے كشف (962) ميں ابو سعيد سے روايت كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ہر مسلمان كے ليے ہر دن اور رات ميں دعا قبول ہوتى ہے "

7 ـ جب كبيرہ گناہوں سے اجتناب كيا جائے تو رمضان المبارك كے روزے ركھنا پچھلے سب گناہوں كا كفارہ بن جاتے ہيں:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" پانچوں نمازيں اور جمعہ سے ليكر جمعہ تك اور رمضان سے رمضان تك ان كے مابين گناہوں كا كفارہ ہيں جبكہ كبيرہ گناہوں سے اجتناب كيا جائے "

صحيح مسلم حديث نمبر (233).

8 ـ رمضان المبارك كے روزے ركھنا دس مہينوں كے برابر ہيں جيسا كہ صحيح مسلم كى درج ذيل حديث دلالت كرتى ہے:

ابو ايوب انصارى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے رمضان المبارك كے روزے ركھے اور پھر اس كے بعد شوال كے چھ روزے ركھے تو گويا كہ اس نے سارا سال ہى روزے ركھے "

صحيح مسلم حديث نمبر (1164).

اور ايك حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے رمضان المبارك كے روزے ركھے تو ايك ماہ دس ماہ كے برابر ہے، اور عيد الفطر كے بعد چھ روزے

رکھے تو یہ پورے سال کے روزے ہونگے "

مسند احمد حدیث نمبر (21906).

9 ـ جو شخص رمضان المبارك میں رات کو امام کے ساتھ قیام مکمل کرے تو اسے ساری رات کے قیام کا ثواب حاصل ہوتا ہے:

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی امام کے ساتھ قیام کیا حتی کہ امام چلا جائے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1370) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صلاۃ التراویح صفحہ (15) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

10 ـ اس ماہ مبارك میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك انصاری عورت کو فرمایا:

" تجھے ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس چیز سے روکا ؟

اس عورت نے عرض کیا: ہمارے پاس دو ہی اونٹ تھے ایك پر اس کے شوہر نے حج کیا اور دوسرا ہمارے لیے چھوڑ گیا جس پر ہم پانی لاتے تھے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب رمضان آئے تو تم عمرہ کر لینا، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1782) صحیح مسلم حدیث نمبر (1256).

اور صحیح مسلم کی ایك روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" میرے ساتھ حج کا ثواب ہے "

ناضح کا معنی وہ اونٹ جس پر پانی لایا جائے.

11 ـ ماہ رمضان میں اعتکاف کرنا مسنون ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے مستقل طور پر ہر رمضان میں

اعتكاف كيا تھا جيسا كہ درج ذيل حديث ميں وارد ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم فوت ہونے ہر رمضان كے آخرى عشرہ ميں اعتكاف كيا كرتے تھے، اور پھر ان كى بيويوں نے بھى آپ كے بعد اعتكاف كيا "

صحيح بخارى حديث نمبر (1922) صحيح مسلم حديث نمبر (1172).

12 ـ رمضان المبارك ميں قرآن مجيد كى كثرت سے تلاوت اور دور كرنا مستحب ہے، دور اس طرح ہوگا كہ قرآن مجيد كسى دوسرے شخص كو سنايا جائے، يا پھر كسى دوسرے كا سنا جائے، اس كے مستحب ہونے كى دليل درج ذيل حديث ہے:

" جبريل عليہ السلام رمضان المبارك ميں ہر رات كو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے مل كر قرآن مجيد كا دور كيا كرتے تھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6) صحيح مسلم حديث نمبر (2308).

قرآن مجيد كى تلاوت كرنا مطلقا مستحب ہے، ليكن رمضان المبارك ميں زيادہ تاكيدى ہے.

13 ـ رمضان المبارك ميں كسى دوسرے روزے دار كا روزہ افطار كرانا مستحب ہے:

زيد بن خالد جھنى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى روزے دار كا روزہ افطار كرايا اسے روزے دار جتنا ثواب حاصل ہوگا، ليكن روزے دار كے ثواب ميں كوئى كمى نہيں ہو گى "

سنن ترمذي حديث نمبر (807) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1746) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى حديث نمبر (647) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے، آپ سوال نمبر (12598) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .